مغربی ممالک میں ہی ہوئی ہیں مغربی ذرائع ابلاغ کے تبصرے میں ایران کے خلاف ’’ سائبر حملے ‘‘ کیا ہیں؟ ماہرین کی رائے

ہفتہ وار تجزیہ: ایران کے جوابی حملوں کے بعد مغربی ذرائع ابلاغ میں ’’ سائبر حملے ‘‘ کی اصطلاح زیر بحث آئی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اصل خطرہ ڈرون اور میزائل حملوں سے زیادہ ڈیٹا اور مواصلاتی نظام پر ہونے والی کارروائیوں کا ہے۔

ہفتہ وار تجزیہ: ایران کے جوابی حملوں کے بعد مغربی ذرائع ابلاغ میں ’’ سائبر حملے ‘‘ کی اصطلاح زیر بحث آئی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اصل خطرہ ڈرون اور میزائل حملوں سے زیادہ ڈیٹا اور مواصلاتی نظام پر ہونے والی کارروائیوں کا ہے۔

(ہفتہ وار تجزیہ)

مغربی ذرائع ابلاغ میں ’’ سائبر حملے ‘‘ کی اصطلاح کیوں استعمال ہوئی؟

مغربی ذرائع ابلاغ میں ’’ سائبر حملے ‘‘ کی اصطلاح اس وقت استعمال ہوئی جب ایران کے جوابی حملوں کے بعد یہ دعویٰ کیا گیا کہ کچھ علاقوں میں موبائل فون نیٹ ورک، بینکنگ ایپس اور ایندھن کی تقسیم سے متعلق نظام میں رکاوٹ پیدا ہوئی۔ تاہم ابتدائی رپورٹوں میں یہ واضح نہیں کیا گیا کہ یہ رکاوٹ حملے کا نتیجہ تھی یا تکنیکی خرابی کا۔ اس ابہام نے اس لفظ کو میڈیا کے لیے پرکشش بنا دیا۔

ماہرین کے مطابق اس اصطلاح کا استعمال دراصل ایک نفسیاتی جنگ کا حصہ بھی ہو سکتا ہے۔ جب کسی ملک کے شہری یہ سنیں کہ ان کے موبائل فون یا بینک ایپ پر حملہ ہوا ہے تو وہ براہِ راست بم دھماکے سے زیادہ خوف محسوس کرتے ہیں۔ اس لیے مغربی میڈیا نے اس لفظ کو بار بار دہرایا تاکہ ایران پر دباؤ بڑھایا جا سکے۔ تاہم زمینی حقائق اس سے مختلف تصویر پیش کرتے ہیں۔

ڈیٹا بیکنگ سسٹم کا نشانہ

مغربی ذرائع ابلاغ کے مطابق ایران کے ڈیٹا بیکنگ سسٹم کو نشانہ بنایا گیا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ بینکوں کے درمیان لین دین کا نظام سست ہو گیا اور کچھ صارفین کو ایپ کھولنے میں دشواری پیش آئی۔ ایران کے سرکاری میڈیا نے اس دعوے کو مکمل طور پر مسترد نہیں کیا بلکہ کہا کہ کچھ علاقوں میں سروس عارضی طور پر معطل کی گئی تھی۔ یہ فرق اہم ہے کیونکہ معطلی اور تباہی دو الگ باتیں ہیں۔

ماہرین کے مطابق ڈیٹا بیکنگ سسٹم پر حملہ اس لیے اہم ہے کہ یہ ایندھن کی تقسیم، ایمبولینس کے پیغامات اور ہسپتالوں کے بعض داخلی نظام سے جڑا ہوا ہے۔ اگر یہ نظام رک جائے تو براہِ راست گولی نہیں چلتی لیکن عام شہری کی زندگی مشکل ہو جاتی ہے۔ اسی لیے مغربی ذرائع ابلاغ نے اس واقعے کو ’’ڈیجیٹل محاصرہ‘‘ کہا، جو روایتی جنگ سے مختلف نوعیت کا ہے۔

ایران کا جوابی بیانیہ کیا ہے؟

ایران نے اس حملے کو ’’ڈیجیٹل دہشت گردی‘‘ قرار دیا اور دعویٰ کیا کہ اس کے دفاعی نظام نے بیشتر حملوں کو ناکام بنا دیا۔ تہران کے مطابق اس کے ہسپتال، بینک اور ایندھن کے نظام کو مکمل نقصان نہیں پہنچا۔ ایران کا مؤقف ہے کہ اس طرح کے حملے بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی ہیں اور ان کا جواب مناسب وقت پر دیا جائے گا۔ یہ بیانیہ ایران کے اندر قومی یکجہتی کو مضبوط کرنے کا ذریعہ بھی بن گیا ہے۔

مغربی ذرائع ابلاغ میں اس بیانیے کو کم جگہ ملی اور زور اس بات پر دیا گیا کہ ایران اپنے نقصان کو کم ظاہر کر رہا ہے۔ تاہم آزاد ذرائع کے مطابق کچھ علاقوں میں انٹرنیٹ کی رفتار واقعی کم ہوئی اور کئی صارفین کو ایپ کھولنے میں دشواری پیش آئی۔ یہ فرق اہم ہے کیونکہ معطلی اور تباہی دو الگ باتیں ہیں۔

عالمی طاقتوں کا ردعمل

امریکا نے براہِ راست کوئی بیان جاری نہیں کیا لیکن اس کے اتحادی ممالک نے ایران پر الزام عائد کیا۔ دوسری طرف روس اور چین نے اس حملے کو بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی قرار دیا۔ اقوام متحدہ کے ادارے برائے مواصلات نے کہا کہ وہ صورتحال کا جائزہ لے رہا ہے۔ یہ ردعمل ظاہر کرتا ہے کہ اس واقعے کو صرف ایران اور اسرائیل کا معاملہ نہیں سمجھا جا رہا بلکہ اسے عالمی سطح پر دیکھا جا رہا ہے۔

اس واقعے کا سب سے بڑا سبق یہ ہے کہ مستقبل کی جنگیں صرف میزائل اور طیارے نہیں بلکہ موبائل فون، بینک اور ہسپتال کے نظام پر بھی لڑی جا سکتی ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ممالک کو اپنے ڈیٹا سسٹم کو الگ رکھنے، بیک اپ سرور بنانے اور ہنگامی دستی نظام تیار رکھنے کی ضرورت ہے۔ یہ اقدامات جنگ روکنے کے نہیں لیکن نقصان کم کرنے کے ہیں۔

(صفحۂ اوّل کی تفصیلات)

مغربی ذرائع ابلاغ کے مطابق ایران کے جوابی حملوں کے بعد سائبر حملوں کا خدشہ بڑھ گیا ہے۔ ماہرین کے مطابق اصل خطرہ ڈرون اور میزائل سے زیادہ ڈیٹا اور مواصلاتی نظام پر ہونے والی کارروائی کا ہے۔ بینکنگ ایپس، ایندھن کی تقسیم اور ہسپتال کے داخلی نظام اس میں سب سے زیادہ خطرے میں ہیں۔ تاہم ابتدائی رپورٹوں میں یہ واضح نہیں کہ رکاوٹ حملے کا نتیجہ تھی یا تکنیکی خرابی کا۔

مغربی ذرائع ابلاغ میں اس لفظ کو زیادہ اس لیے استعمال کیا گیا کہ یہ سننے میں سنسنی خیز ہے اور عام شہری کو براہِ راست بم دھماکے سے زیادہ خوف میں مبتلا کرتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اصل خطرہ ڈرون اور میزائل حملوں سے زیادہ ڈیٹا اور مواصلاتی نظام پر ہونے والی کارروائیوں کا ہے۔ اس لیے مغربی میڈیا نے اس لفظ کو بار بار دہرایا تاکہ ایران پر دباؤ بڑھایا جا سکے۔ تاہم زمینی حقائق اس سے مختلف تصویر پیش کرتے ہیں۔

ایران کا جوابی بیانیہ کیا ہے؟

ایران نے اس حملے کو ’’ڈیجیٹل دہشت گردی‘‘ قرار دیا اور دعویٰ کیا کہ اس کے دفاعی نظام نے بیشتر حملوں کو ناکام بنا دیا۔ تہران کے مطابق اس کے ہسپتال، بینک اور ایندھن کے نظام کو مکمل نقصان نہیں پہنچا۔ ایران کا مؤقف ہے کہ اس طرح کے حملے بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی ہیں اور ان کا جواب مناسب وقت پر دیا جائے گا۔ یہ بیانیہ ایران کے اندر قومی یکجہتی کو مضبوط کرنے کا ذریعہ بھی بن گیا ہے۔

مغربی ذرائع ابلاغ میں اس بیانیے کو کم جگہ ملی اور زور اس بات پر دیا گیا کہ ایران اپنے نقصان کو کم ظاہر کر رہا ہے۔ تاہم آزاد ذرائع کے مطابق کچھ علاقوں میں انٹرنیٹ کی رفتار واقعی کم ہوئی اور کئی صارفین کو ایپ کھولنے میں دشواری پیش آئی۔ یہ فرق اہم ہے کیونکہ معطلی اور تباہی دو الگ باتیں ہیں۔

عالمی طاقتوں کا ردعمل

امریکا نے براہِ راست کوئی بیان جاری نہیں کیا لیکن اس کے اتحادی ممالک نے ایران پر الزام عائد کیا۔ دوسری طرف روس اور چین نے اس حملے کو بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی قرار دیا۔ اقوام متحدہ کے ادارے برائے مواصلات نے کہا کہ وہ صورتحال کا جائزہ لے رہا ہے۔ یہ ردعمل ظاہر کرتا ہے کہ اس واقعے کو صرف ایران اور اسرائیل کا معاملہ نہیں سمجھا جا رہا بلکہ اسے عالمی سطح پر دیکھا جا رہا ہے۔

اس واقعے کا سب سے بڑا سبق یہ ہے کہ مستقبل کی جنگیں صرف میزائل اور طیارے نہیں بلکہ موبائل فون، بینک اور ہسپتال کے نظام پر بھی لڑی جا سکتی ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ممالک کو اپنے ڈیٹا سسٹم کو الگ رکھنے، بیک اپ سرور بنانے اور ہنگامی دستی نظام تیار رکھنے کی ضرورت ہے۔ یہ اقدامات جنگ روکنے کے نہیں لیکن نقصان کم کرنے کے ہیں۔

(صفحۂ اوّل کی تفصیلات)

مغربی ذرائع ابلاغ میں ’’ سائبر حملے ‘‘ کی اصطلاح ایران کے جوابی حملوں کے بعد سامنے آئی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اصل خطرہ ڈرون اور میزائل حملوں سے زیادہ ڈیٹا اور مواصلاتی نظام پر ہونے والی کارروائیوں